دنیا نے دیکھ لی ہے ہمارے چلن کی بات

جناب حفیظ رضا پسروری مجلس احرار اسلام کے قدیم کارکن ہیں۔ تحریکِ آزادی کے قافلہ کی باقیات میں سے ہیں۔ پاکستان کے اوّلین دور میں ممتاز بیٹھکر رہے۔ آجکل لاہور میں گوشہ نشین ہیں مگر وہی جذبات کی روانی، قلم کی جولانی اور فکر کی بلندی آج بھی ہے۔ ۱۹۶۰ء کی ایک شعری نشست میں انہوں نے آغا شورش کاشمیری مرحوم کی فرمائش پر اپنی غزل سنائی، جو انہوں نے ۱۹۵۸ء میں کہی تھی۔ آپ بھی پڑھیئے اور دیکھیئے کہ اُس دور کے کہے ہوئے اشعار آج بھی تروتازہ اور حسبِ حال ہیں (ادارہ)

سب نے سنی یہاں پہ گل و نسترن کی بات
کوئی نہ سن سکا میرے دل کی چبھن کی بات

اک وقت تھا کہ دل میں امنگیں جوان تھیں
اب یاد آرہی ہے اسی بانکپن کی بات

ہم آرزوئے عشق میں پہنچے ہیں عرش پر
دل چاہتا ہے پھر کریں دار و رسن کی بات

جب ہم چلے تو نبضِ زمانہ بھی رک گئی
دنیا نے دیکھ لی ہے ہمارے چلن کی بات

کچھ لوگ اب بھی خسروپرویز ہیں یہاں
لیکن یہاں پہ ہو گی فقط کوہکن کی بات

سب میکدے نظر کے اجاڑے گئے
یوں لب پہ آگئی میرے نظم چمن کی بات

☆☆